Scanned by CamScanner

ملالہ یوسف زئی یا جین Jane یوسف زئی

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ملالہ کا اصلی نام کیا ہے اور اس کا تعلق کس ملک سے ہے۔ یقیناً یہ سوال پوچھنے والے کو آپ پاگل سمجھیں گے لیکن حقائق درحقیقت کچھ ایسے ہی ہیں۔ نتائج تو خطرناک ہے نگے لیکن چلیئے ان حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ اپریل 2013ء میں پاکستان کے معتبر اخبار 'ڈان' نے اپنے کہنہ مشق تحقیقی صحافیوں کی ایک ٹیم کو وادی سوات روانہ کیا تا کہ اس معاملے کی کھوج لگائی جا سکے کہ ملالہ یوسف زئی پر حملے کے محرکات کیا تھے اور طالبان کو ملالہ سے ایسی کیا نفرت تھی جس کے نتیجے میں ایک چودہ سالہ لڑکی کو براہ راست اس کی کھوپڑی میں گولیاں ماردی گئیں۔ چند افراد پر مشتمل یہ ٹیم کم و بیش پانچ ماہ تک مینگورہ اور سوات میں قیام پذیر رہی اور انہوں نے اپنے اس تحقیقی سفر کے دوران انکشافات سے بھرپور ایسے شواہد اکٹھے کئے جسے سن کر یقیناً آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، 10 اکتوبر 2013ء کو ڈان ڈاٹ کام 'یعنی' ملالہ کی اصلی کہانی "The Real Story : Malala" پر شائع ہونیوالی تحریر کے خالق کے مطابق ملالہ یوسف زئی کا تعلق نہ تو سوات سے ہے اور نہ ہی وہ پشتون ہے، یہ کہانی ملالہ کے بچپن سے شروع ہوتی ہے جب وہ اپنے والد کے ہمراہ کان کے درد کا علاج کرانے سوات کے نجی اسپتال گئی، ڈاکٹر امتیاز خان زئی سوات کے معروف ماہر امراض کان ہیں، انہوں نے ملالہ کے کان کے میل یعنی ویکس کو بطور نمونہ لیا اور بہترین ادویات کے ساتھ روانہ کر دیا، کچھ دنوں بعد ملالہ کے کان کی تکلیف تو دور ہو گئی لیکن یہ تکلیف بہت سارے راز افشا کر گئی، ستمبر 2012 میں ملالہ پر طالبان کے حملے کے واقعے کے بعد میڈیا پر شدید واویلے نے ڈاکٹر امتیاز خان زئی کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ مغرب اس لڑکی کے لئے اتنا واویلا کیوں مچا رہا ہے، ڈان کے آن لائن ایڈیشن کے مطابق ڈاکٹر خان زئی اپنے مریضوں کے کان کی میل یا ویکس سنبھال کر رکھنے کے عادی تھے، (DNA Sample) کو بطور ڈی این اے سیمپل انہوں نے انتہائی احتیاط کے ساتھ ملالہ کے ڈی این اے سیمپل پر کام کرنا شروع کر دیا، اس ڈی این اے کی تحقیق کے بعد جو نتائج ڈاکٹر خان زئی کے سامنے آئے وہ انتہائی ہوشربا تھے۔ ڈاکٹر امتیاز خان زئی کا دعویٰ تھا کہ ملالہ یوسف زئی کا تعلق خیبر پختونخوا یعنی قوقازی یعنی 'کاکیشیائی' caucasian سے نہیں بلکہ ڈی این اے کے مطابق وہ باشندہ تھی اور غالب امکان یہ کہ ایسی نسل کے باشندے پولینڈ میں پائے جاتے ہیں، ڈاکٹر خان زئی نے اپنی تحقیقات کو بار بار

دہرایا اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچے کہ ملالہ کا تعلق مینگورہ یعنی سوات سے نہیں بلکہ پولینڈ سے ہے۔ تمام تحقیق کرنے کے بعد انہوں نے ملالہ کے والد کو اپنے کلینک بلایا اور انہیں بتایا کہ میں جانتا ہوں کہ ملالہ کون ہے۔ ملالہ کے والد ڈاکٹر خان زئی کی بات سن کر سٹپٹا گئے۔ ڈاکٹر امتیاز خان زئی نے ملالہ کے کان کے درد سے لے کر ویکس یعنی ڈی این اے سنبھالنے تک کے تمام واقعات ان کے گوش گزار کر دیئے، ملالہ کے والد ضیاء الدین یوسف زئی پہلے پہل تو ادھر اُدھر کی ہانکتے رہے بعد ازاں منت سماجت پر اتر آئے اور معاملے کو دبانے کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر خان زئی نے اس شرط پر خاموشی کا وعدہ کیا کہ اگر وہ ملالہ کے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتائیں گے تو ہی بات کو صیغۂ راز میں رکھا جائے گا۔ ملالہ کے والد ضیاء الدین یوسف زئی نے بتایا کہ ملالہ یوسف زئی کا اصل نام 'جین' (Jane) ہے اور وہ 1997ء میں ہنگری میں پیدا ہوئی، جین کے اصل ماں باپ پولینڈ سے ہیں۔ جو عیسائی مشنری سے وابستہ ہیں اور 2002ء میں سوات کے سفر کے دوران وہ جین کو ان کے ہاں چھوڑ گئے تھے، بچی کو لے پالک کے طور پر گفٹ کرنے کی وجہ اس پولش خاندان کا چپکے سے عیسائیت کی جانب مائل ہونا تھا اور ضیاالدین یوسف زئی نے موقع پرستی کا ثبوت دیتے ہوئے خود کو عیسائی ظاہر کیا تھا۔ جب روز نامہ ڈان کے نمائندگان نے ڈاکٹر امتیاز خان زئی سے یہ سوال کیا کہ وہ اس حقیقت سے اتنے عرصے بعد پردہ کیوں اٹھا رہے ہیں تو ان کا کہنا تھا کہ انہیں لگتا ہے کہ ملالہ کا واقعہ پاکستان مخالف عناصر کی سوچی سمجھی سازش لگتا ہے اور جب کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ حقائق کیا ہیں تو وہ اس بات سے پردہ اٹھا رہے ہیں، ڈاکٹر خان زئی نے اس بات کا بھی دعوی کیا کہ ملالہ یوسف زئی کو گولی مارنے والے کا ڈی این اے ویکس سیمپل بھی ان کے پاس موجود ہے اور ان کی تحقیق کے مطابق ملالہ کو گولی مارنے والا پشتون نہیں بلکہ اس کا تعلق اٹلی سے ہے۔ یعنی اس واقعے کے پیچھے طالبان نہیں تھے بلکہ یہ بلیک واٹر کی کاروائی تھی۔ ڈاکٹر زئی نے دعوی کیا کہ اس نے اس سارے واقعے اور اس تفصیلی تحقیق سے متعلق پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے ایک آفیسر کو ای میل کی اور ملالہ کے والد اور ملالہ کی اصلیت سے آگاہ کیا، کچھ دن بعد جب وہ سعودی عرب میں سعودی شاہی خاندان کے کانوں سے میل یعنی ویکس کے نمونے لینے کے لئے سعودیہ میں مقیم تھے تو ان کی غیر موجودگی میں پولیس نے سوات میں واقع ان کے نجی کلینک پر چھاپہ مارا اور کلینک کے عملے کو ویکس نمونوں کی حوالگی سے متعلق ہراساں کیا۔ سعودیہ سے واپس آنے کے بعد پاکستانی خفیہ ایجنسی کے آفیسر نے ڈاکٹر زئی کے کلینک کا دورہ کیا اور پولیس ریڈ سے متعلق معذرت خواہانہ لہجہ اپناتے ہوئے کہا کہ انہیں علم ہے کہ 'ملالہ شوٹنگ' سے جڑے اصل حقائق کیا ہیں اور پاک فوج اس بات سے باخبر ہے

کہ ملالہ درحقیقت کون ہے، معتبر روزنامے کے نمائندگان کی جانب سے شدید اصرار پر ڈاکٹر امتیاز خان زئی نے انہیں خفیہ ایجنسی کے آفیسر کا نمبر دے دیا۔ کئی دنوں کی تگ و دو کے بعد 'ماسٹر ایکس' نامی ایجنٹ نے اسپائیڈر مین کے ماسک میں رپورٹرز سے ملنے پر رضامندی ظاہر کردی۔ اور محب وطن پاکستانی ایجنٹ کے مطابق ملالہ یوسف زئی پر حملے کا واقعہ ایک ڈرامہ تھا جس کا مقصد وزیرستان میں پاک فوج کی پیش قدمی اور افغانستان میں امریکہ کی مداخلت کے لئے راہ ہموار کرنا تھا۔ یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ پاکستان کے معتبر اخبار کے تحقیقی صحافیوں کی کہنہ مشق ٹیم کی چند ماہ پر مبنی تحقیق کا خلاصہ ہے۔ معتبر روزنامے کی اس رپورٹ میں کس حد تک صداقت ہے اس کا فیصلہ تو وقت کرے گا لیکن یہ طے ہے کہ ملالہ مغرب کے ہاتھوں میں جا چکی۔ بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی کہ ملالہ کی اصلیت کیا ہے بلکہ بات یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ ملالہ کو اس ڈرامے کے لئے بطور مرکزی کردار چننے کے لئے کن خفیہ طاقتوں کا ہاتھ ہے۔ سی آئی اے سے لے کر ایم آئی تک سب یہ جانتے ہیں کہ امریکہ کو افغانسان پر حملے کے لئے نائن الیون کے بعد ٹھوس جواز چاہیے تھا اور وہ تھا طالبان جسے جواز بنا کر Sentiment کی خواتین کی تعلیم سے نفرت کا جواز۔ یہ وہ واحد شمالی اور جنوبی وزیرستان میں فوجی پیش قدمی، ڈرون حملے اور افغان طالبان پر باقاعدہ امریکی حملہ کیا جاسکتا تھا اور پھر وہی ہوا۔ ملالہ پر حملہ ہوا۔ وہ بچ گئی۔ اسے بین الاقوامی برانڈ بنا دیا گیا اور پھر وزیرستان میں پیش قدمی کی گئی۔ ادھر سخاروف ایوارڈ سے لے کر نوبل امن انعام تک سب ملالہ کی جھولی میں ڈال دیئے گئے، ملالہ فیڈ قائم ہوا تو اربوں ڈالر کی امداد فراہم کی گئی۔ پھر اسرائیلی لابی کی مدد سے "ملالہ سے" کے عنوان سے ایک متنازعہ کتاب لکھوائی گئی، 276 صفحات پر (I am "Malala") مشتمل اس کتاب میں مسلمانوں اور پاکستان پر وہ الزامات لگائے گئے جو مغرب ہمیشہ پاکستان پر لگاتا آیا ہے، ملعون سلمان رشدی کی تعریف میں ملالہ اپنی کتاب کے صفحہ نمبر تیس پر لکھتی ہے۔۔۔'پاکستان میں اس کتاب کے خلاف مضامین سب سے پہلے ایک ایسے مولوی نے لکھنا شروع کئے جو ایجنسیوں کے بہت نزدیک تھا، تاریخ کا یہ بدترین جھوٹ اسے کس نے لکھنے پر مجبور کیا کہ سلمان رشدی (ملعون) کو آزادی اظہار کے تحت پورا حق حاصل تھا، یہی نہیں بلکہ آقائے نامدار کی شان میں گستاخانہ لہجہ، ملکی سکیورٹی ایجنسیوں کے خلاف لغویات، ڈاڑھی کے بارے میں قابل اعتراض جملے اور پاک فوج کی کردارکشی ملالہ کی اس کتاب کا خاصہ ہے۔۔ اب جبکہ ملالہ مغرب کے ہاتھوں میں کھلونا بن چکی ہے تو اسے پاکستان کا دورہ کرایا جارہا ہے، مغرب نواز حالیہ حکومت جسے اپنے سافٹ امیج کی پڑی ہوئی ہے، ملالہ کو اتنا پروٹوکول دے رہی ہے کہ آنے والے وقتوں میں ملالہ کو معین قریشی اور شوکت عزیز کی طرح پاکستان پر مسلط کرنے کا قوی امکان ہے۔

WAHDAT JADEED DELURD02683/29/1/2007-TC
April-2018
Vol.-6....Issue-4

Scanned by CamScanner